بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

فون نمبر ۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم یکشنبہ — قیمت فی پرچہ ۱۶ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۲۶ ہجرت ۱۳۴۲ ہش | ۲ محرم ۱۳۸۳ھ | ۲۶ مئی ۱۹۶۳ء | نمبر ۱۲۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۵ مئی بوقت ۱/۲ ۷ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کل دس بجے صبح لاہور سے بخیریت ربوہ واپس تشریف لے آئے۔ کل سفر کی وجہ سے کچھ تھکاوٹ سی رہی ویسے عام طبیعت اچھی رہی رات نیند آ گئی۔ اس وقت بھی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۵ مئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

"ضعف بہت ہے ویسے عام طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے"۔

احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ مئی۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ میں ذکر الٰہی کی اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر روشنی ڈالی۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے قرآن مجید کی رُو سے ہی عیسائی عقائد کا بطلان ثابت کیا ہے

ایسی مفید اور اہم کتاب کی ضبطی عیسائیوں کے حوصلے اور زیادہ بلند کر دیگی

حکومت مغربی پاکستان کے نامناسب اقدام کے خلاف جماعت احمدیہ سنگاپور کا شدید احتجاج

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی پر دنیا بھر کے احمدیوں میں بے چینی اور اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے اور وہ حکومت مغربی پاکستان کے اس ناروا اقدام کے خلاف پُرزور احتجاج کر رہے ہیں۔ چنانچہ جماعت احمدیہ سنگاپور نے اس ضمن میں صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی خدمت میں جو مکتوب ارسال کیا ہے، اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"ہم ممبران جماعت احمدیہ سنگاپور نے بے انتہاء تشویش اور غم و اندوہ کے ساتھ یہ خبر سنی ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے حال ہی میں مقدس بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آج سے ۶۶ سال پہلے کی تحریر فرمودہ کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے۔

یہ کتاب اس وقت کے بعد سے متعدد بار اردو اور انگریزی میں چھپ کر ساری دنیا میں پھیل چکی ہے۔ اس کی اتنی وسیع اشاعت کے باوجود عیسائی دنیا کے کسی حلقے کی طرف سے بھی آج تک اس کی اشاعت پر کبھی کوئی اعتراض یا ناپسندیدگی کا اظہار نہیں کیا گیا۔ جیسا کہ اب تک خود جناب والا پر تحقیق معلوم کر چکے ہوں گے۔ اس کتاب میں بجز اس کے اور کچھ نہیں ہے کہ تثلیث اور کفارہ کے مسیحی عقائد کے بالمقابل توحید کامل کے قرآنی عقیدہ کو بڑی عمدگی اور خوبی کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔ بنا بریں ہمارا احساس ہے کہ ایسی مفید کارآمد اور دینی نقطۂ نگاہ سے حد درجہ اہم کتاب کی ضبطی ایک لحاظ سے کم و بیش خود قرآن پاک کے بعض حصوں کو ضبط کرنے کے مترادف بن جاتی ہے۔ قرآن مجید کی بیسیوں آیات ایسی پیش کی جا سکتی ہیں۔ جن میں عیسائیوں کے مرکب توحید اور ابنیت مسیح کے عقائد کو بہت مدلل اور پُرزور انداز میں سراسر غلط اور باطل ٹھہرایا گیا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:-

"جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ یقیناً اللہ تو ہی مسیح ابن مریم ہے۔ وہ ضرور کافر ہو گئے مسیح نے تو کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! تم اللہ کی عبادت کرو۔ جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ بات یہی ہے کہ جو شخص کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک بنائے تو سمجھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت کو حرام کر دیا ہے۔ اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اور ظالموں کا کوئی بھی

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

"اسلام افریقہ میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل رہا ہے"

"اگر عیسائیت نے خطرہ کا پورے طور پر احساس نہ کیا تو اسلام بآسانی سارے افریقہ کا مذہب بن جائے گا"

ایک سرگرم مسیحی استاد مسٹر اے کے گراہم کا اعتراف

آج حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے علم کلام کی برکت اور جماعت احمدیہ کے مبلغین اسلام کی مساعی کوششوں کے نتیجہ میں افریقہ میں اسلام جس تیز رفتاری سے پھیل رہا ہے۔ اس پر وہاں کے عیسائی حلقے بہت مضطرب ہیں۔ چنانچہ ذیل میں مشرقی افریقہ کے اخبار "ممباسہ ٹائمز" کا ایک اقتباس درج کیا جا رہا ہے۔ جو عیسائی حلقوں کے شدید اضطراب کا آئینہ دار ہے۔ اخبار مذکور نے لکھا:-

"افریقہ میں مسلمان مبلغین ہمارے عیسائی مشنریوں کے مقابلہ میں کہیں زیادہ تیز رفتاری سے لوگوں کو اسلام کا حلقہ بگوش بنا رہے ہیں" (باقی ...)

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں داخلہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ دو ماہ کی موسمی تعطیلات کے سلسلہ میں وسط جون سے بند ہو رہا ہے۔ جن دوستوں نے اپنے بچوں کو سکول میں داخل کرانا ہو۔ وہ جلد فیصلہ کر لیں اور بچوں کو فوراً یہاں بھجوا دیں۔ پڑھائی باقاعدہ شروع ہے اور تعطیلات کے بعد داخل ہونے سے بچے کی تعلیمی حالت متاثر ہوگی۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۶ مئی ۶۳ء

کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ پیدا نہیں ہوئے؟

پیغام صلح میں ایک مضمون "کیا انسانی باپ کے بغیر مسیح کی پیدائش ہوئی" کے زیرعنوان شائع ہوا ہے۔ "پیغام صلح" ان دوستوں کا اخبار ہے جو اپنے آپ کو لاہوری جماعت کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یعنی یہ دوست بھی سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مامور من اللہ مسیح موعود اور مہدی معہود مانتے ہیں۔

مضمون نگار نے مختلف دلائل سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بن باپ کے پیدا نہیں ہوئے تھے۔ یہ دلائل کیسے ہیں ان پر تو ہم بعد میں بحث کریں گے پہلے اس بات کو بیان کرنا چاہتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فیصلہ یہی ہے کہ آپ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"مسیح کی نسبت ہمارا یہی مذہب ہے کہ وہ بن باپ پیدا ہوئے۔"
(ملفوظات جلد سوم ص۲۷۵ سطر ۱/۵)

آپ نے اسی جگہ اس سے پہلے یہ بھی فرمایا ہے کہ

"ہم مسیح کو بن باپ پیدا ہوئے مانتے ہیں اور ہماری کتابوں رسالوں اور اخبار کی تحریروں میں لکھا جا چکا ہے۔۔۔۔ صحیح تاریخ سے ثابت ہے کہ مریم کا یوسف سے نکاح ہو گیا تھا۔ اور پھر اس سے اولاد بھی ہوئی تھی ہم نے تو اس اولاد کا ذکر کیا ہے۔"
(ملفوظات حصہ سوم ص۲۷۷)

بات یہ تھی کہ کسی شخص نے اعتراض کیا تھا کہ جب آپ مسیح کے بھائیوں کا ذکر کرتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ مسیح بھی بن باپ پیدا نہیں ہوئے تھے بلکہ ان کے باپ بھی یوسف تھے۔ اس کا جواب آپ نے یہی فرمایا ہے کہ مسیح تو بن باپ ہی پیدا ہوا تھا البتہ حضرت مریم نے شادی کی تھی اور دیگر اولاد پیدا ہوئی تھی۔

یہ ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فیصلہ۔ ہمارے لئے تو یہ فیصلہ کافی ہے۔ اگر آپ کے اس فیصلہ کو کوئی نہیں مانتا تو اس کی مرضی۔ اب ہم ان دلائل کو لیتے ہیں جو مضمون نگار نے مسیح کا باپ ہونے کے ثبوت میں پیش کئے ہیں بخیال خود سب سے مضبوط دلیل جو مضمون نگار نے دی ہے وہ بائبل کے نئے ایڈیشن کے متعلق ہے جو (revised standard version) کہلاتا ہے جس میں نئی تحقیق سے درستی کی گئی ہے۔ مضمون نگار کا استدلال انہی کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

"چنانچہ کئی سال سے امریکہ میں بڑے بڑے جید عیسائی علماء کی جماعت اصلی انجیل کو تلاش کر کے صحیح ترجمہ کی کوشش میں لگی ہوئی تھی۔ اب انہوں نے جیمس بادشاہ کے ترجمہ کو غلط سمجھ کر رد کر دیا ہے اور صحیح ترجمہ کیا ہے۔ جس کا نام "ریوائزڈ سٹینڈرڈ ورژن" (REVISED STANDARD VERSION) رکھا ہے جس کے معنے ہیں تصحیح شدہ مستند معیاری نسخہ۔ اس کو چھپے ہوئے بھی کئی سال ہو گئے ہیں۔ اس ترجمہ نے پرانی قسم کی جماعت عیسائی میں بہت تہلکہ مچا دیا ہے مضامین پر مضامین اس کے خلاف نکل رہے ہیں اور امریکہ جیسے آزاد خیال ملک سے نکل رہے ہیں مگر بہتیرے پادری صاحبان کہتے ہیں کہ ترجمہ نیک نیتی سے کیا گیا ہے اور غلط نہیں ہے۔ مگر بہتر ہوتا کہ بادشاہ جیمس کے ترجمہ ہی کے الفاظ رہنے دئے جاتے جن باتوں پر عیسائی دنیا واویلا مچا رہی ہے ان میں سے ایک بات مسیح کے کنوارگی سے پیدائش کے متعلق بھی ہے۔ اس صحیح مستند نسخہ میں بجائے ورجن برتھ VIRGIN BIRTH (کنواری سے پیدائش) کے لکھا ہؤا ہے:۔

"دیکھو ایک جوان عورت حاملہ ہوگی اور ایک لڑکا جنے گی اور اس کا نام عمانوایل رکھے گی"
Behold, a young woman shall conceive and bear a son) and shall his name Immanuel was Isaiah 7:14"
(پیغام صلح ۲۵/۵/۶۳ ص۵)

ہم نہیں سمجھ سکے کہ اگر نئے ترجمہ میں کنواری کی بجائے نوجوان عورت کے الفاظ ہیں تو اس سے کس طرح ثابت ہوتا ہے کہ مسیح بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوئے تھے۔ البتہ اگر جوان عورت کی بجائے شادی شدہ عورت ہوتا تو پھر دلیل واقعی لاجواب ہوتی۔ کیا جوان عورت کنواری نہیں ہو سکتی؟۔

مضمون نگار نے اناجیل اربعہ سے بھی بعض حوالے دئے ہیں جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو داؤد کا بیٹا یا ابن آدم کہا گیا ہے ان میں سے ایک یہ حوالہ بھی دیا گیا ہے۔

"کیا یہ نجار کا لڑکا نہیں ہے کیا اس کی ماں مریم نہیں کہلاتی ہے اور اس کے بھائی جیمس اور جوزز سائمن اور جوداز نہیں؟"
(متی ۱۳/۵۵)

یہ اور اس قسم کے دوسرے حوالے صرف یہ ثابت کرتے ہیں کہ حضرت مریم کے اور بھی لڑکے تھے جو یوسف سے پیدا ہوئے تھے۔ اور چونکہ مسیح کو بھی یوسف ہی نے پرورش کیا تھا اس لئے آپ کو بھی دوسرے بھائیوں کی طرح نجار کا بیٹا کہہ دینا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ ان حوالوں سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ کا باپ بھی یوسف تھا۔ تاہم یہ حوالے ہمارے لئے سند کا درجہ نہیں رکھتے۔

بائبل کو چھوڑ کر خود قرآن کریم میں دو ایسی باتیں موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ یوسف کے بیٹے نہیں تھے بلکہ بن باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ قرآن کریم میں صاف صاف لفظوں میں آتا ہے کہ یہودی حضرت مریم پر بہتان لگاتے تھے۔ چنانچہ قرآن کے الفاظ یہ ہیں۔

وبکفرھم وقولھم علی مریم بھتانا عظیما (نساء ۱۶۷)

یعنی چونکہ یہودیوں نے مریم پر عظیم بہتان لگایا۔ براہ کرم مضمون نویس صاحب بتائیں کہ وہ بہتان کیا تھا اور کیوں لگایا گیا تھا؟ پھر قرآن کریم ہی میں یہودیوں کا حضرت مریم کو یہ کہنا کہ تیری ماں تو بغیہ نہیں تھی اس کا کیا مطلب ہے؟ بغیہ کے تو آپ دیگر معنی بھی کر سکتے ہیں لیکن بہتان کے دیگر معنی کرنا ناممکن ہے۔

سوال یہ ہے کہ یہودیوں کے حضرت مریم پر بہتان لگانے کی خبر کیا قرآن کریم نے غلط دی ہے؟ یہ ایک بہت بڑا ثبوت اس امر کا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ کے پیدا ہوئے تھے ورنہ یہودیوں کو آپ کی والدہ پر بہتان باندھنے کی اور کوئی وجہ نہیں تھی۔

دوسری دلیل جو قرآن کریم سے ملتی ہے وہ یہ ہے کہ

ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل ادم (آل عمران ۶۰)

یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی مثال اللہ تعالےٰ کے نزدیک آدم کی سی ہے۔ یعنی جس طرح آدم بغیر ماں باپ کے اللہ تعالےٰ کی قدرت سے پیدا ہوا تھا اسی طرح حضرت عیسیٰؑ بھی اللہ تعالےٰ کی قدرت سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ اگر حضرت عیسےٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا نہیں ہوئے تھے تو اللہ تعالےٰ کو ان کی پیدائش کے متعلق آدم کی مثال دینے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے یہ بات یونہی نعوذ باللہ فضول کہدی ہے۔ کیا بائبل کے نئے ایڈیشن میں اگر کنواری کی بجائے جوان عورت کا لفظ آگیا ہے تو اس سے اللہ تعالےٰ کی بات بھی غلط ہو جاتی ہے ایک مسلمان کے لئے قرآن کریم کی شہادت کے مقابلہ میں بائبل یا دوسرے دانشمندوں کی قیاس آرائی کی کیا وقعت ہے؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش بغیر باپ کے تسلیم کی ہے تو اس کے لئے قرآن کریم کی تائیدات بالا موجود ہیں۔ آپ کا فیصلہ محض قیاس آرائی پر مبنی نہیں ہے۔

یہ درست ہے کہ بعض تعلیم یافتہ مسلمان اہل علم حضرات بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بن باپ پیدائش کے قائل نہیں ہیں مگر انہوں نے محض نیچریت کی وجہ سے اس کا انکار کیا ہے جیسا کہ سر سید احمد نے یا آپ کے متاثرین نے کیا ہے جن میں مولوی محمد علی صاحب بھی شامل ہیں مگر ان کے پاس محض انسانی دانشمندی کے اور کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اسی سے ایک بات اور بھی واضح ہو جاتی ہے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا نظریہ سر سید احمد سے لیا ہے۔ اگر ایسی بات ہوتی کہ آپ سر سید احمد یا آپ کے دوستوں کی توجیہات کو بلا وجہ مان لیتے تھے تو پھر آپ نے بن باپ کی پیدائش کا عقیدہ کیوں نہ لیا؟ آپ نے نہایت کھلے کھلے الفاظ میں بن باپ کے عقیدہ کا اظہار فرمایا ہے۔ اسی سے ثابت ہے کہ آپ نے اس بارے میں بھی جو کچھ فرمایا ہے وہ اپنی تحقیق سے یا الٰہی اشارہ سے فرمایا ہے۔ اس لئے ہم آپ کے فیصلہ کو ماننے کے لئے مجبور ہیں۔ اور جو کوئی احمدی کہلا کر اس فیصلہ کو ادھر ادھر کے دلائل سے رد کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ ہمارے نزدیک زیادتی کا مرتکب ہوتا ہے۔

رہی یہ بات کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بن باپ ماننے سے آپکی الوہیت کے نظریہ کو تقویت ملتی ہے۔ یہ بھی غلط ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"آج میں ایدناہ بروح القدس کی بحث لکھ رہا تھا۔ جس میں میں نے بتایا ہے کہ مسیح کی کوئی خصوصیت نہیں۔ روح القدس کے فرزند تو وہ تمام سعادتمند اور راستباز لوگ ہیں۔ جن کی نسبت قرآن شریف میں

(باقی صلا پر)

خلافتِ حقہ اسلامیہ اور اس کی خصوصیات

اگر تم مومن بالخلافت رہوگے اور اس کے مطابق عمل کروگے تو اللہ تعالیٰ ضرور خلافت کو تم میں قائم رکھے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک معرکۃ الآراء تقریر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کے موقعہ پر "خلافت حقہ اسلامیہ" کے موضوع پر جو بصیرت افروز تقریر فرمائی تھی۔ اس کا ایک حصہ افادۂ احباب کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وعد اللّٰہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنّہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکننّ لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم ولیبدّلنّہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً ومن کفر بعد ذالک فاولٰئک ہم الفاسقون۔ (النور ع ۱۳)

اس آیت کے متعلق تمام پچھلے مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ آیت خلافت اسلامیہ کے متعلق ہے۔ اسی طرح صحابہ کرام رضوان اللّٰہ علیہم اجمعین اور کئی خلفاء راشدین بھی اسی کے متعلق گواہی دیتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی کتابوں میں اس آیت کو پیش کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ یہ آیت خلافت اسلامیہ کے متعلق ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ اے خلافت حقہ اسلامیہ پر ایمان رکھنے والے مومنو! (چونکہ یہاں خلافت کا ذکر ہے اس لئے اٰمنوا میں ایمان لانے سے مراد ایمان بالخلافت ہی ہو سکتا ہے۔ پس یہ آیت مبایعین کے متعلق ہے غیر مبایعین کے متعلق نہیں کیونکہ وہ خلافت پر ایمان نہیں رکھتے) اے خلافت حقہ اسلامیہ کو قائم رکھنے اور اس کے حصول کے لئے کوشش کرنے والو! تم سے اللہ تم سے ایک وعدہ کرتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم تم میں سے اسی طرح خلفاء بناتے رہیں گے جس طرح تم سے پہلے لوگوں کو خلفاء بنایا اور ہم ان کے لئے اسی دین کو جاری کریں گے جو ہم نے ان کے لئے پسند کیا ہے۔ یعنی جو ایمان اور عقیدہ ان کا ہے وہی خدا تعالیٰ کو پسندیدہ ہے اور اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اسی عقیدہ اور طریق کو دنیا میں جاری رکھے گا۔ اور اگر ان پر کوئی خوف آیا تو ہم اس کو تبدیل کرکے امن کی حالت لے آئیں گے۔ لیکن ہم بھی ان سے امید کرتے ہیں کہ وہ ہمیشہ توحید کو دنیا میں قائم کریں گے۔ اور شرک نہیں کریں گے یعنی مشرک مذاہب کی تردید کرتے رہیں گے۔ اور اسلام کی توحید حقہ کی اشاعت کرتے رہیں گے۔

خلافت کے قائم ہونے کے بعد خلافت پر ایمان لانے والے لوگوں نے خلافت کو ضائع کر دیا تو فرماتا ہے مجھ پر الزام نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ میں نے ایک وعدہ کیا ہے اور شرطیہ وعدہ کیا ہے۔ اس خلافت کے ضائع ہونے پر الزام تم پر ہوگا۔ میں اگر پیشگوئی کرتا تو مجھ پر الزام ہوتا کہ میری پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ مگر میں نے پیشگوئی نہیں کی۔ بلکہ میں نے تم سے وعدہ کیا ہے اور شرطیہ وعدہ کیا ہے کہ اگر تم مومن بالخلافۃ رہوگے اور اس کے مطابق عمل کروگے۔ تو پھر میں خلافت تم میں قائم رکھوں گا۔ پس اگر خلافت تمہارے ہاتھوں سے نکل گئی۔ تو یاد رکھو کہ تم مومن بالخلافۃ نہیں رہوگے۔ کافر بالخلافۃ ہو جاؤ گے۔ اور نہ صرف خلفاء کی اطاعت سے نکل جاؤ گے۔ بلکہ میری اطاعت سے بھی نکل جاؤ گے اور میرے بھی باغی بن جاؤ گے

خلافت حقہ اسلامیہ عنوان رکھنے کی وجہ

میں نے اس مضمون کا عنوان "خلافت حقہ اسلامیہ" اس لئے رکھا ہے کہ جس طرح موسوی زمانہ میں خلافت موسویہ یہودیہ دو حصوں میں تقسیم تھی۔ ایک دور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تھا۔ اور ایک دور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لے کر آج تک چلا آرہا ہے اسی طرح اسلام میں بھی خلافت کے دو دور ہیں۔ ایک دور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد شروع ہوا اور اس کی ظاہری شکل حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ختم ہوگئی اور دوسرا دور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے شروع ہوا۔ اور اگر آپ لوگوں میں ایمان اور عمل صالح قائم رہا اور خلافت سے وابستگی پختہ رہی تو انشاء اللہ یہ دور قیامت تک قائم رہے گا۔

جیسا کہ مذکورہ بالا آیت کی تشریح میں میں ثابت کر چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ایمان بالخلافۃ قائم رہا اور خلافت کے قیام کے لئے تمہاری کوشش جاری رہی تو میرا وعدہ ہے کہ تم میں سے (یعنی مومنوں میں سے اور تمہاری جماعت میں سے) میں خلیفہ بناتا رہوں گا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے متعلق احادیث میں تصریح فرمائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

ما کانت نبوۃ قط الا تبعتہا خلافۃ

(جامع الصغیر للسیوطی)

کہ ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے اور میرے بعد بھی خلافت ہوگی۔ اس کے بعد ظالم حکومت ہوگی۔ پھر جابر حکومت ہوگی۔ یعنی غیر قومیں آکر مسلمانوں پر حکومت کریں گی۔ جو زبردستی مسلمانوں سے حکومت چھین لیں گی۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہوگی۔ یعنی جیسے نبیوں کے بعد خلافت ہوتی ہے۔ ویسی ہی خلافت جاری کر دی جائیگی (مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

نبیوں کے بعد خلافت کا ذکر قرآن کریم میں دو جگہ آتا ہے۔ ایک تو یہ ذکر ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو خلافت اس طرح دی۔ کہ کچھ ان میں سے موسیٰ علیہ السلام کے تابع نبی بنائے اور کچھ ان میں سے بادشاہ بنائے۔ اب نبی اور بادشاہ بنانا تو خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے ہمارے اختیار میں نہیں۔ لیکن جو حصہ امر خلافت کا ہے اور اس حیثیت سے کہ خدا تعالیٰ بندوں سے کام لیتا ہے ہمارے اختیار میں ہے چنانچہ عیسائی اس کے لئے انتخاب کرتے ہیں۔ اور اپنے میں سے ایک شخص کو بڑا مذہبی لیڈر بنا لیتے ہیں۔ جس کا نام وہ پوپ رکھتے ہیں۔ اور گو پوپ اور پوپ کے متبعین اب خراب ہو گئے ہیں مگر اس سے یہ خیال نہیں کرنا چاہئے۔ کہ پھر ان سے مشابہت کیوں دی۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں صاف طور پر فرماتا ہے کہ

کما استخلف الذین من قبلہم

جس طرح پہلے لوگوں کو میں نے خلیفہ بنایا تھا۔ اسی طرح میں تمہیں خلیفہ بناؤں گا یعنی جس طرح موسیٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں خلافت قائم کی گئی تھی۔ اسی طرح تمہارے اندر بھی اس حصہ میں جو موسوی سلسلہ کے مشابہ ہوگا میں خلافت قائم کروں گا۔ یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت براہ راست چلے گی۔ پھر جب مسیح موعود آجائے گا تو جس طرح مسیح ناصری کے سلسلہ میں خلافت چلائی گئی تھی۔ اسی طرح تمہارے اندر بھی چلاؤں گا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ موسیٰ کے سلسلہ میں مسیح آیا۔ اور محمدی سلسلہ میں بھی مسیح آیا۔ مگر محمدی سلسلہ کا مسیح پہلے مسیح سے افضل ہے۔ اس لئے وہ غلطیاں جو انہوں نے کیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسیح محمدی کی جماعت نہیں کرے گی۔ انہوں نے خدا تعالیٰ کو بھلا دیا اور خدا تعالیٰ کو بھلا کر ایک کمزور انسان کو خدا کا بیٹا بنا کر اسے پوجنے لگ گئے۔ مگر محمدی مسیح نے اپنی جماعت کو شرک کے خلاف بڑی شدت سے تعلیم دی۔ بلکہ خود قرآن کریم نے کہہ دیا ہے کہ اگر تم خلافت حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر کبھی شرک نہ کرنا میری خالص عبادت کو ہمیشہ قائم رکھنا جیسا کہ

یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً

میں اشارہ کیا گیا ہے۔

پس اگر جماعت اس کو قائم رکھے گی۔ تبھی وہ انعام پائے گی۔ اور اس کی صورت

یہ صورت بن گئی ہے کہ قرآن کریم نے بھی شرک کے خلاف اتنی تعلیم دی کہ جس کا ہزارواں حصہ بھی انجیل میں نہیں ۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی شرک کے خلاف اتنی تعلیم دی ہے ۔ جو حضرت مسیح ناصری کی موجودہ تعلیم میں نہیں پائی جاتی ۔ پھر آپ کے الہاموں میں بھی یہ تعلیم پائی جاتی ہے چنانچہ آپ کا الہام ہے

خذوا التوحید خذوا التوحید یا ابناء الفارس

(تذکرہ طبع اول صفحہ ۲۳۲)

اے مسیح موعود اور اس کی ذریت ! توحید کو ہمیشہ قائم رکھو ۔ سو اس سلسلہ میں خدا تعالیٰ نے توحید پر اتنا زور دیا ہے کہ اس کو دیکھتے ہوئے اور قرآنی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے یہ یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے توحید کامل احمدیوں میں قائم رکھے گا ۔ اور اس کے نتیجہ میں خلافت بھی ان کے اندر قائم رہے گی ۔ اور وہ خلافت بھی اسلام کی خدمت گذار ہوگی ۔ حضرت مسیح ناصری کی خلافت کی طرح وہ خود ان کے اپنے مذہب کو توڑنے والی نہیں ہوگی ۔

جماعت احمدیہ میں خلافت قائم رہنے کی بشارت

میں نے بتایا ہے کہ جس طرح قرآن کریم نے کہا ہے کہ خلیفے ہوں گے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ میرے بعد خلیفے ہوں گے ۔ پھر ملکاً عاضاً ہوگا ۔ پھر ملک جبریہ ہوگا ۔ اور اس کے بعد خلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ ہوگی (مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں الوصیۃ میں تحریر فرمایا ہے کہ

"اے عزیزو ! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے ۔ کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے ۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کردیوے ۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں ۔ کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے ۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے ۔ جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا ۔"

(الوصیۃ صفحہ ۷)

یعنی اگر تم سیدھے راستہ پر چلتے رہو گے تو خدا کا مجھ سے وعدہ ہے کہ جو دوسری قدرت یعنی خلافت تمہارے اندر آوے گی وہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگی ۔ عیسائیوں کو دیکھو گو جھوٹی خلافت ہی سہی انیس سو سال سے وہ اس کو لئے چلے آرہے ہیں مگر مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت کو ابھی اٹھتالیس سال ہوئے تو کئی بلیاں چھیچھڑوں کی خوابیں دیکھنے لگیں ۔ اور خلافت کو توڑنے کی فکر میں لگ گئیں ۔

پھر فرماتے ہیں کہ

"تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعائیں کرتے رہو ۔"

(الوصیت صفحہ ۷)

سو تم کو بھی چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے ماتحت دعائیں کرتے رہو کہ اے اللہ ! ہم کو مومن بالخلافت رکھیو اور اس کے مطابق عمل کرنے کی توفیق دیجیو ۔ اور ہمیں ہمیشہ اس بات کا مستحق رکھیو کہ ہم میں سے خلیفے بنتے رہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے تاکہ ہم ایک جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو کر اور ایک صف میں کھڑے ہو کر اسلام کی جنگیں ساری دنیا سے لڑتے رہیں اور پھر ساری دنیا کو فتح کرکے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گرا دیں ۔ کیونکہ یہی ہمارے قیام اور مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض ہے ۔

لیڈر

بقیہ صفحہ ۲

ان عبادی لیس لک علیہم سلطان (سورہ حجر) وارد ہے اور قرآن کریم سے دو قسم کی مخلوق ثابت ہوتی ہے ۔ اول وہ جو روح القدس کے فرزند ہیں اور بن باپ پیدا ہونا کوئی خصوصیت نہیں دوم شیطان کے فرزند ۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۴۵)

دوسرے اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بن باپ پیدا ہونا ان میں الوہیت کی شان پیدا کرتا ہے تو آدم کی بن ماں باپ پیدائش تو بدرجہ اولیٰ ان کی الوہیت پر دلیل قائم ہو سکتی ہے ۔ پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وفات پاجانا ثابت ہے تو ان کی الوہیت کہاں رہی ؟

باقی یہ بات کہ آج کل کے عقلمند یورپین یا دیگر عیسائی بھی بن باپ کی پیدائش نہیں مانتے تو یہ کوئی دلیل نہیں ہے ۔ اگر عقلمندوں ہی کی بات پر انحصار ہے تو اکثر ان میں سے تو اللہ تعالیٰ کے وجود کو ہی نہیں مانتے اور الہام اور وحی کو محض توہمات مانتے ہیں ۔

پھر مضمون نویس کو معلوم ہے کہ اخبارات میں پچھلے دنوں ایسے واقعات شائع ہوئے ہیں کہ بعض عورتیں بغیر مرد کے حاملہ ہوئیں اور انہوں نے بچے بھی جنے ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قدرت میں ایسی استثنائی صورتوں کا بھی وجود موجود ہے اس لئے ایسی پیدائش کو ہم غیر قدرتی بھی نہیں کہہ سکتے ۔ یہ امر تو ہر ایک جانتا ہے کہ بعض مرغیاں بغیر جوڑ کھائے انڈے دیتی ہیں ۔ اس سے ظاہر ہے کہ قدرت میں ایسی پیدائش ممکن ہے ۔

بے پردگی کے رُجحان کے متعلق

جماعتوں کو مزید انتباہ

پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مد ظلہ العالی)

چونکہ غیر از جماعت لوگوں کی نقل میں بعض کمزور طبیعت کے احمدیوں میں بھی بے پردگی کا رُجحان پیدا ہو رہا تھا اس لئے میں نے اِس معاملہ میں اپنے متعدد مضامین میں از خود بھی اور نگران بورڈ کے ذریعہ بھی جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ وہ اِس غیر اسلامی رُجحان سے بچ کر رہیں اور اسلام کی تعلیم کا نمونہ دکھائیں ۔ اس بارہ میں خاص طور پر لاہور اور راولپنڈی اور کراچی اور پشاور کے امراء سے رپورٹ حاصل کی گئی تھی اور ان رپورٹوں سے معلوم ہوا کہ واقعی ہم میں بعض کالی بھیڑیں موجود ہیں جن کی اصلاح کی ضرورت ہے ۔ اور مجھے خوشی ہے کہ اِن شہروں کے امراء نگران بورڈ کی تاکیدی ہدایت کے ماتحت اصلاحی قدم اُٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں ۔

اس بارہ میں سب سے پہلا ایکشن تو خود مقامی جماعتوں کی طرف سے لیا جانا چاہیئے کہ جو احمدی بے پردگی کے مرتکب ہو رہے ہوں اُن سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خطبے کی روشنی میں قطع تعلق کرکے بیزاری کا اظہار کیا جائے اور ساتھ ہی مرکز میں بھی اطلاعی رپورٹ بھجوائی جائے ۔ اگر اس پر بھی ایسے لوگوں کی اصلاح نہ ہو تو پھر نظارت امور عامہ اور نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ میں ان کے متعلق رپورٹ کی جائے تاکہ ان کے خلاف تعزیری ایکشن لیا جا سکے یہ بات مدنظر رہے کہ اِس معاملے میں کسی کا لحاظ نہیں ہونا چاہیئے بلکہ چھوٹوں اور بڑوں سب کے متعلق یہی طریق اختیار کیا جائے جو اوپر بیان کیا گیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بزرگ نبی حضرت نوحؑ کو اُن کے بیٹے کے ایک گناہ پر سختی سے زجر فرمائی تھی اور کوئی لحاظ نہیں کیا ۔ پھر اور کوئی شخص کس حساب میں ہے ؟

البتہ بیرونی ممالک کے باشندوں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے اُن کے موجودہ خاص حالات کے ماتحت فی الحال رعایت رکھی ہے مگر باقی سب چھوٹے اور بڑے اور خورد و کلاں کے متعلق سختی سے نگرانی ہونی چاہیئے کہ وہ اسلامی پردے کو ملحوظ رکھیں ۔ ورنہ اوّلاً اُن کے متعلق مقامی طور پر قطع تعلق اور بیزاری کا اظہار ہونا چاہیئے اور بعد میں تعزیری ایکشن کے لئے نظارت امور عامہ اور نظارت اصلاح و ارشاد میں رپورٹ ہونی چاہیئے ۔ رپورٹ نہ کرنے والے امراء بھی مجرم سمجھے جائیں گے ۔ والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد

صدر نگران بورڈ ربوہ

۲۳/۵/۶۲

جماعت احمدیہ میں قدرتِ ثانیہ کا ظہور

از جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے ان مسلمانوں کو جو ایمان لاکر اعمال صالحہ بجالانے ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت کی نعمت دیئے جانے کا وعدہ کیا تھا چنانچہ اللہ تعالےٰ سورۂ نور میں فرماتا ہے۔

وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا الصٰلحٰت لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکننّ لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدّلنّھم من بعد خوفھم امنا۔

یعنی اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لاکر اعمال صالحہ بجالائیں وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین میں ضرور خلیفہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین) بنادیگا جیسے اس نے ان لوگوں کو خلیفہ بنایا جو اس سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ضرور ان کے لئے ان کا دین مضبوط کردے گا جو اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے۔ اور ضرور انہیں خوف سے امن کی حالت میں بدل دے گا

اس آیت میں مسلمانوں سے خلافت کا وعدہ بھی کیا گیا ہے اور اس کی اغراض بھی بیان کی گئی ہیں۔

خلافت کی پہلی غرض مسلمان اعمال صالحہ بجالانے والوں کے دین کی مضبوطی اور دوسری غرض ان کے خوف کو امن سے بدل دینا بیان کی گئی ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ خلافت ایک بہت بڑی نعمت ہے جس کا امت محمدیہ کے صالحین کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد دیئے جانے کا وعدہ دیا گیا۔

اللہ تعالےٰ نے اپنا یہ وعدہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات پا جانے کے بعد سب سے پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وجود میں پورا کیا جبکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وفات پر مسلمانوں میں ارتداد کی بیماری پھیل گئی جس نے اسلام کی زندگی کو سخت خطرہ میں ڈال دیا۔ خلافت کی برکت سے اللہ تعالےٰ نے حضرت ابوبکرؓ کو اس فتنہ کے استیصال کی توفیق عطا فرمائی اور اس کی گرتی ہوئی حالت کو سنبھال لیا اور مسلمانوں کے خوف کو امن کی حالت سے بدل دیا۔ اور ان کے دین کو تمکین عطا فرمائی فالحمد للہ علیٰ ذالک

خلافت کا یہ سلسلہ چار خلفاء تک جاری رہا۔ تیسرے خلیفہ حضرت عثمان رضؓ کو خود بعض مسلمان کہلانے والوں نے عبداللہ بن سبا وغیرہ کی سازشوں کا شکار ہوکر شہید کردیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب چوتھے خلیفہ مقرر ہوئے تو ان کی خلافت کو بھی استحکام حاصل نہ ہوا۔ اور مسلمانوں کی آپس میں خانہ جنگی شروع ہوگئی جس کا نتیجہ بالآخر امام حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی مسلمانوں کے ہاتھوں شہادت پر منتج ہوا جو ایک نہایت ہی جگر خراش سانحہ ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بعد حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ چھ ماہ خلیفہ رہے۔ مگر انہوں نے بالآخر امیر معاویہ سے صلح کرلی۔ اور اس طرح خلافت راشدہ کا دور ختم ہوگیا۔ اور بنی امیہ نے خلافت کو ملوکیت میں تبدیل کردیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ یہ محض اس لئے ہوا کہ مسلمانوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کی قدر نہ کی چونکہ وہ مسلمانوں کے ہاتھوں شہید کئے گئے اس لئے اسلام میں فتنوں کا دروازہ کھل گیا۔

پھر بنی امیہ اور بنی عباس میں کش مکش شروع ہوئی جس میں بنی عباس غالب آگئے اور ان کی حکومت ایک لمبے عرصہ تک جاری رہی۔ مگر اسے بھی آخر کار تاتاریوں کی یلغار اور یورش نے ختم کردیا۔ اور ملک میں جبری حکومت قائم ہوگئی۔ اس طرح رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہوگیا کہ

تکون فیکم النبوۃ ما شاء اللہ ان تکون ثم تکون الخلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ ثم تکون ملکاً عاضاً ثم تکون ملکاً جبریہ

یعنی تم میں نبوت رہے گی جب تک اللہ تعالےٰ چاہے پھر منہاج نبوت پر خلافت قائم ہوگی۔ پھر بادشاہی ہوگی جس میں ایک دوسرے کو کاٹیں گے پھر جبری حکومت قائم ہو جائے گی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کا آخری حصہ یہ تھا کہ:۔

ثم تکون الخلافۃ علیٰ منہاج النبوۃ

یعنی پھر ایک عرصہ کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پیشگوئی کے اس حصہ میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہونے کا وعدہ دیا گیا ہے۔ مسیح موعود کی نبوت چونکہ غیر تشریعی ہے۔ اور آپ ظاہری بادشاہت رکھنے والے نہ تھے۔ اس لئے ان کے بعد ان کے مشن کے چلانے کے لئے جماعت احمدیہ میں خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق خلافت قائم کی ہے جس کے پہلے مظہر حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ عنہ قرار پائے اور اس طرح اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو جماعت احمدیہ میں خلافت قائم کرکے پورا کرنے کا انتظام فرمادیا فالحمد للہ علیٰ ذالک

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے رسالہ الوصیت میں لکھا تھا:۔

"یہ خدا تعالےٰ کی سنت ہے اور جب سے اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے جیسے کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشا ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کرسکے اسی طرح خدا تعالےٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کردیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کردیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کرچکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کردیتا ہے جن کے ذریعے سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض وہ دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔

(۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہوجاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کرلیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہوجائیگی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق کے وقت میں ہوا۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی اور بہت سے بادیہ نشین مرتد ہوگئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانوں کی طرح ہوگئے۔ تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کرکے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا ولیمکننّ لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدّلنّھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جمادیں گے اور ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰؑ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچادیں فوت ہوگئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہوگئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہوگیا۔

سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو (یعنی میری وفات کی خبر سے ناقل) اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آ سکتی جب تک میں نہ جاؤں لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جب کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کے لئے نہیں بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا ...... اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی ہے میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آ جائے گی۔

(الوصیت مطبوعہ دفتر مقبرہ بہشتی صفحہ ۱۰۔۶)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا عبارت جماعت احمدیہ کے لئے بطور وصیت کے ہے آپ کا مشن بموجب احادیث نبویہ کسر صلیب و قتل خنزیر یعنی عیسائیت کے اسلام پر حملوں کا دفاع اور اشاعت اسلام اقامت شریعت اور احیائے سنت ہے۔ اس مشن کو ساری دنیا میں جاری اور قائم کرنے کے لئے ایک عظیم الشان تنظیم کی ضرورت تھی کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی آخر ایک بشر تھے اور ہر بشر کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایک دن وفات پا جائے اس لئے آپ کے کام کی تکمیل کے لئے جس کی تخم ریزی اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے آپ کے ہاتھوں سے ہوئی ایک عظیم الشان تنظیم کی ضرورت تھی اسلام میں بہترین تنظیم نظام خلافت ہی ہو سکتا تھا اس لئے آپ نے اس وصیت میں اپنے بعد جماعت میں قدرت ثانی کے ظہور کا وعدہ دیا۔ اور جماعت کے مخلصوں کو قدرت ثانی کے ظہور کے لئے دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔ آپ کی اس وصیت کے مضمون سے مندرجہ ذیل امور روز روشن کی طرح ظاہر ہیں۔

اوّل یہ کہ خدا تعالیٰ کے انبیاء و رسل قدرت اوّل ہوتے ہیں۔

دوم یہ کہ ان کی وفات کے بعد قدرت ثانی کا ظہور سنت اللہ ہے۔

سوم یہ کہ اسلام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر قدرت ثانی کا ظہور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے وجود میں ہوا جب کہ اکثر بادیہ نشین اسلام سے مرتد ہو گئے اور مسلمانوں کے لئے سخت خطرہ پیدا ہو گیا

چہارم یہ کہ آپ خدا تعالیٰ کی قدرت اوّل ہیں اور خدا کی ایک مجسم قدرت کے رنگ میں آئے ہیں۔

پنجم یہ کہ سنت اللہ کے مطابق آپ کے بعد قدرت ثانیہ کا ظہور ضروری ہے اور ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی اس قدیم سنت کو بدل دے۔ انبیاء کے بعد قدرت ثانی کی صورت میں ظاہر ہوتی رہی ہے

ششم یہ کہ آپ کے بعد قدرت ثانیہ کے کئی مظاہر ہوں گے

ہفتم یہ کہ قدرت ثانیہ کا سلسلہ دائمی ہوگا اور وہ تا قیامت منقطع نہ ہوگا۔

ہشتم یہ کہ جب دشمن زور میں آ جائیں اور خیال کر لیں کہ اب جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑنے لگیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جائیں تب خدا تعالیٰ معجزانہ طور پر اپنی قدرت ثانیہ کے ذریعہ گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ کے زمانہ میں اس نے اپنا معجزہ دکھایا اور لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امناً وعدہ پورا کیا یعنی مسلمانوں کے دین کو بھی مضبوط کر دیا اور ان کے خوف کو بھی امن سے بدل دیا۔

نہم یہ کہ قدرت ثانیہ آسمان سے نازل ہوتی ہے یعنی خلافت کے قیام میں الٰہی ہاتھ کام کر رہا ہوتا ہے گو بظاہر خلافت انتخاب سے قائم ہوتی ہے لیکن خدا بندوں کے دل میں الہام کرکے ایک خلیفہ کو کھڑا کر دیتا ہے جو آسمانی تائید اپنے ساتھ رکھتا ہے

دہم یہ کہ آپ نے بتایا دوسری قدرت آ نہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں اور جب میں جاؤں گا تو پھر خدا تعالیٰ اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا۔

اس سارے بیان سے ظاہر ہے کہ قدرت ثانی سے مراد نظام خلافت ہے قدرت ثانی کسی انجمن کی جانشینی مراد نہیں کیونکہ صدر انجمن احمدیہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں بھی آپ کی جانشین تھی آپ نے کچھ کام اس کے سپرد کر رکھے تھے مگر قدرت ثانی آپ نے ایسی قدرت کو قرار دیا ہے جو آپ کے جانے کے بعد ہی آ سکتی تھی اور جب تک آپ نہ جائیں وہ قدرت نہیں آ سکتی تھی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کھڑا ہونے کی مثال دے کر آپ نے اشارہ فرما دیا تھا کہ قدرت ثانی سے مراد نظام خلافت بھی ہے اور آیت لیمکنن لھم دینھم الذی ارتضیٰ ولیبدلنھم من بعد خوفھم امناً پیش کرکے اس بات کی وضاحت کر دی گئی تھی اس جگہ قدرت ثانی سے مراد نظام خلافت ہی ہے کیونکہ اس آیت کا تعلق خلافت موعودہ ہی سے ہے نہ کسی اور امر سے۔ یہ دس امور اس وصیت سے روز روشن کی طرح ثابت ہیں

ایک خاص جانشین کی پیشگوئی

حضرت اقدس کی پیشگوئیوں میں سے ایک خاص پیشگوئی آپ کے ایک مبشر فرزند سے بھی تعلق رکھتی ہے جس کے متعلق کم از کم یہ امر ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ آپ کا جانشین اور خلیفہ اور جماعت کا امام ہوگا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے متعلق سبز اشتہار میں تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا ان کی اقتداء اور ہدایت سے لوگ راہ راست پر آ جائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں"

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں:۔

"دوسری قسم رحمت کی جو ابھی ہم نے بیان کی ہے اس کی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجے گا جیسا کہ بشیر اوّل کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اس کے بارے میں پیشگوئی کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا یخلق اللہ ما یشاء۔

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقدر وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں نظام خلافت قائم کر دیا اور تمام جماعت کا حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اجماع ہو گیا اور سنت الٰہیہ مستمرہ سلسلہ احمدیہ میں علی الاتفاق ظہور میں آ گئی فالحمد للہ علیٰ ذالک

پھر آپ کی وفات پر اللہ تعالیٰ نے قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی آپ کی پیشگوئی کے مطابق آپ کے اس فرزند ارجمند کو بنا دیا جس کا نام نامی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ ہے جو اس وقت حضرت مسیح موعودؑ کے خلیفہ اور جانشین ہیں اور جماعت احمدیہ کے امام ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ کے زمانہ خلافت میں جماعت احمدیہ کو غیر معمولی استحکام دیا ہے اور تمام دنیا میں جماعت کی شاخیں قائم کر دی ہیں اور آپ کے ذریعہ یورپ امریکہ اور افریقہ بلکہ دنیا کے معتد بہ حصہ میں اسلام کی تبلیغ کے مراکز قائم ہو چکے ہیں اور آپ کی قیادت میں جماعت احمدیہ دن دگنی رات چوگنی ترقی کر رہی ہے اس کے ہاتھ پر ہزارہا غیر مسلم حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک

آج کل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بیمار ہیں اس لئے جماعت کے ہر دوست کا فرض ہے کہ آپ کے لئے درد دل سے دعاؤں میں لگا رہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل اور عاجل شفا عطا فرمائے اللھم آمین

نیز ہمارا فرض ہے غیر ممالک میں آپ نے اسلام کی تبلیغ کا جو نظام قائم کر رکھا ہے اس کو اپنے تن من دھن سے تقویت دیں تا خدا تعالیٰ وہ دن جلد لائے کہ تمام غیر مسلم اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں اور سب کا ایک ہی دین ہو یعنی اسلام اور ایک پیشوا ہو یعنی سید نا خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔

اللھم صلی علیٰ محمد
وعلیٰ آل محمد

درخواست دعا

میرے خالو جان محترم صدر الدین صاحب کراچی میں رکشا کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل و عاجل صحت عطا فرما دے

(عبدالمالک بی اے ایف سٹیشن سرگودھا)

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ کی تصنیف پر پابندی کے خلاف پاکستان کے طول و عرض میں پُرزور احتجاج

حکومت ضبطی کا حکم واپس لیکر اس بے انصافی کا تدارک کرے، احتجاجی قراردادوں میں احمدی جماعتوں کا مطالبہ

جماعت احمدیہ سرائے نورنگ ضلع بنوں

ہم ممبران جماعت احمدیہ سرائے نورنگ ضلع بنوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے احکامات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں کتاب مذکور انگریزوں کی عیسائی حکومت میں شائع ہوئی تھی۔ اس کتاب پر ۶۷ سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ اس کے ۹ ایڈیشن شائع ہوئے ہیں۔ لیکن اس پر کبھی عیسائی حکومت نے بھی اعتراض نہیں کیا۔ آج مسلمان حکومت اس کتاب کی ضبطی کا حکم صادر کرتی ہے۔ ہماری درخواست ہے کہ یہ غیر دانشمندانہ حکم فوری طور پر واپس لیا جائے۔

صدر جماعت احمدیہ سرائے نورنگ

مجلس اطفال الاحمدیہ بہاولپور

ہم ممبران مجلس اطفال الاحمدیہ بہاولپور متفقہ طور پر حکومت مغربی پاکستان کے اس فیصلہ پر کہ اس نے ہمارے پیارے امام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کی کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کرلی ہے۔ ہم احتجاج کرتے ہیں یہ کتاب عیسائیت کے رد میں لکھی گئی تھی اور اس میں اسلام بانیٔ اسلام اور قرآن مجید کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور کوئی ایسی بات نہیں جس سے باہم نفرت پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا ہم حکومت سے پُرزور گزارش کرتے ہیں کہ وہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرتے ہوئے جلد اپنے حکم کو واپس لے۔

ناظم اطفال الاحمدیہ بہاولپور

مجلس انصار اللہ فیکٹری ایریا ربوہ

مجلس انصار اللہ محلہ دارالرحمت غربی فیکٹری ایریا کے ایک غیر معمولی اجلاس میں اس بات پر نہایت تشویش اور غم و رنج کا اظہار کیا گیا ہے کہ حکومت نے سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ایسی کتاب کو ضبط کیا جو آج سے ۶۷ سال قبل بانی سلسلہ احمدیہ نے عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کے دفاع میں تحریر فرمائی۔ اس کتاب میں ایسا کوئی مواد نہیں جو منافرت کا باعث بنتا ہو یا کسی قانونی زد میں آتا ہو۔ احمدی جماعت ایک پابند قانون اور حکومت کی وفادار جماعت ہے۔ ایسی جماعت کے ایسے لٹریچر کو ضبط کرنا جو ساری دنیا میں عیسائیت کے مقابلہ کے لئے تحریر کیا گیا ہو ایک امن پسند جماعت پر زیادتی ہے۔ ہم حکومت سے التجا کرتے ہیں کہ وہ اپنے اس حکم کو جلد سے جلد واپس لے کر ہمارے مجروح دلوں پر مرہم رکھے۔ (زعیم انصار اللہ)

جماعت احمدیہ عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ

حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی تصنیف لطیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب کی ضبطی کی خبر پڑھ کر جماعت احمدیہ موضع عنایت پور بھٹیاں تحصیل چنیوٹ۔ ضلع جھنگ۔ گہرے غم و افسوس اور تشویش کا اظہار کرتی ہے اس کتاب کو شائع ہوئے تقریباً پچاس ساٹھ سال گزر چکے ہیں۔ موجودہ دور میں جبکہ اسلام کے لٹریچر کی اشاعت اشد ضروری تھی۔ اس کتاب کی ضبطی کا مطلب عیسائیت کو فروغ دینا ہے۔ لہٰذا ہم ممبران جماعت احمدیہ عنایت پور بھٹیاں ڈاکخانہ ملانوالے تحصیل چنیوٹ۔ ضلع جھنگ حکومت مغربی پاکستان سے پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ اس حکم کو منسوخ کرکے امن پسند رعایا کی دعائیں لیں۔

ممبران جماعت احمدیہ عنایت پور

جماعت احمدیہ چک ۲/۱۴۱ ضلع لائلپور

یہ سن کر ہمیں بہت صدمہ ہوا ہے۔ کہ صوبائی حکومت نے جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کرلی ہے۔ حالانکہ یہ کتاب اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں لکھی گئی تھی۔ یہ بات اور بھی زیادہ افسوسناک بن جاتی ہے۔ جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ برطانوی حکومت کے ۶۰ سالہ دور میں جبکہ ایک عیسائی حکومت تھی اس پر کوئی اعتراض نہ ہوا۔ اور نہ اس کی اشاعت پر کوئی نوٹس لیا گیا۔

ان حالات میں التماس ہے۔ کہ حکومت اس کتاب کی ضبطی کا حکم واپس لے لے۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

جماعت احمدیہ سیال ضلع جہلم

ہم جملہ افراد جماعت احمدیہ موضع سیال اس امر پر نہایت گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔ کہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کا حکم سراسر ناانصافی پر مبنی ہے۔ کتاب کو شائع ہوئے تقریباً ۶۷ سال ہو چکے ہیں ایک عیسائی کے پیش کردہ سوالوں کا جواب اسلامی تعلیم کی روح سے نہایت عمدگی سے دیا گیا تھا۔ اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی برتری اور فضیلت ثابت کی گئی ہم جملہ افراد جماعت احمدیہ موضع سیال پُرزور اپیل کرتے ہیں کہ اس حکم کو فوراً منسوخ کرکے لاکھوں بے چین دلوں کو سکون دی جائے۔

صدر جماعت احمدیہ موضع سیال

ممبرات لجنہ اماء اللہ جڑانوالہ

ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ جڑانوالہ نے نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ یہ خبر سنی کہ رسالہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" حکومت مغربی پاکستان نے ضبط کرکے غیر دانشمندی کا ثبوت دیا ہے۔ بانیٔ سلسلہ جماعت احمدیہ نے جو مامور من اللہ تھے نے سراج الدین عیسائی کے سوالوں کے جواب جب عیسائی حکومت تھی تو اسکو قابل اعتراض نہ جانا۔ اب جبکہ پاکستان میں عیسائیت زوروں سے پھیل رہی ہے۔ اس کتاب کا ضبط کرنا عیسائیت پھیلانے کے مترادف ہے۔ اسلئے ہم ممبرات لجنہ اماء اللہ اپیل کرتی ہیں کہ فوری طور پر اس حکم کو واپس لے لیا جاوے۔

ہم ہیں ممبرات لجنہ اماء اللہ جڑانوالہ

جماعت احمدیہ خانپور تحصیل چکوال

حکومت مغربی پاکستان کے اس اقدام کے خلاف جماعت احمدیہ خانپور تحصیل چکوال انتہائی رنج و الم کا اظہار کرتی ہے کہ اس نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تصنیف "سراج عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کر لیا۔ اگر عقل و فہم سے کام لیا جاتا تو ایسا فیصلہ ہرگز معرض وجود میں نہ لایا جاتا۔ کیونکہ یہ کتاب تو ایک عیسائی کے سوالات کے جوابات ہیں۔ جو خالصتہً اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تائید میں ہے پس حکومت مغربی پاکستان کا یہ اقدام نہایت غیر منصفانہ ہے براہ کرم فوراً اس ضبطی کے حکم کو منسوخ فرما کر ہزاروں رنجیدہ دلوں کو ذہنی سکون بخشیں۔

(جماعت احمدیہ خانپور۔ ضلع جہلم)

مجلس خدام الاحمدیہ کھتوڑ والی چک ۳۱۲ ضلع لائلپور

ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ کھتوڑ والی چک ۳۱۲ ج ب ضلع لائلپور اپنے امام حضرت مرزا غلام صاحب قادیانی علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ضبط ہونے پر نہایت گہرے غم و افسوس و تشویش کا اظہار کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ کتاب ایک عیسائی مناظر کے اعتراضات کے جواب میں جو اس نے اسلام پر کئے آج سے ۶۵ سال قبل شائع ہوئی۔ موجودہ دور میں ایسے لٹریچر کی اشاعت رد عیسائیت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اس کا اسلامی حکومت میں ضبط کرنا گویا عیسائیت کو فروغ دینا ہے۔ پس ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ محترم صدر صاحب پاکستان راولپنڈی اور جناب گورنر مغربی پاکستان لاہور سے اسلام کے نام پر زور التجا اور اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس غیر منصفانہ حکم کو منسوخ فرما دیں۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ)

جماعت احمدیہ چک ۱۲/۱۴۱ ضلع مظفر گڑھ

حکومت نے بے انصافی اور غیر دانشمندانہ قدم اٹھاتے ہوئے ہمارے پیارے امام حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب پر ضبطی کا حکم صادر کیا ہے۔ ہماری جماعت اس طریقہ کے ذریعہ اپنے غم و رنج اور دکھ کا اظہار کرتی ہے اور درخواست کرتی ہے کہ برائے مہربانی ضبطی کے حکم کو واپس لے کر انصاف کو قائم کیا جاوے۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
چک نمبر ۱۱۶ / ۲۲-ٹی ایل
تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ

مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد

ہمیں اس بات پر گہری تشویش اور شدید اضطراب ہے کہ حکومتِ مغربی پاکستان نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بانیٔ جماعت احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے۔

یہ کتاب آج سے ۶۵ برس قبل انگریزی عہدِ حکومت میں شائع ہوئی تھی اور بعد ازاں متعدد بار شائع ہو کر منظرِ عام پر آئی اس کے باوجود عیسائی حکومت نے اپنے پچاس سالہ عہدِ حکومت میں اس رسالہ کو دل آزاری اور منافرت پھیلانے کا باعث نہیں سمجھا۔

آج کل پاکستان میں عیسائی مشنریوں کے حملوں سے بچنے کے لئے ایسے لٹریچر کی اشاعت کی اور بھی زیادہ ضرورت ہے۔

لہٰذا ہم تمام ممبران خدام الاحمدیہ حیدرآباد حکومتِ مغربی پاکستان سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ اس سراسر غیر ضروری اور غیر دانشمندانہ فیصلے کو واپس لے اور اس کتاب کی اشاعت کی اجازت دے تاکہ موجودہ حالات میں عیسائیت کے حملے کا جواب دیا جا سکے۔ اس طرح حکومتِ اسلام سے در د رکھنے والے مسلمانوں کی دلجوئی کرے گی۔

مبارک احمد چوہدری

نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد (پاک)

مجلس انصار اللہ ملتان چھاؤنی

مجلس انصار اللہ ملتان چھاؤنی کا یہ غیر معمولی اجلاس حکومتِ مغربی پاکستان کے اس حکم کو انتہائی دکھ اور تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے جس میں جماعتِ احمدیہ کے بانی علیہ السلام کی ایک تصنیف موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط قرار دینے کا حکم دیا گیا ہے۔

کتاب مذکور آج سے قریباً پون صدی قبل لکھی گئی جب کہ ایک غیر ملکی عیسائی حکومت برسرِ اقتدار تھی لیکن حکومت کو اس تصنیف میں کوئی قابلِ اعتراض بات نظر نہ آئی حتیٰ کہ مملکتِ خداداد پاکستان جو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اسلامی مملکت ہے کو وجود میں آئے بھی پندرہ سال کا عرصہ گزر چکا ہے اس عرصہ میں اس کتاب پر کبھی اعتراض نہ کیا گیا۔

آج کل جبکہ عیسائیت کا سیلاب جملہ اسلامیانِ پاکستان کے لئے سوہانِ روح بنا ہوا ہے اور عیسائی ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کر کے سیدھے سادھے مسلمانوں کو عیسائیت کے حلقہ بگوش بنا رہے ہیں۔ ایسی بے ضرر اور انتہائی ہمدردانہ جذبات کے ساتھ پُر وقار انداز میں عیسائیت کے جواب میں لکھی ہوئی کتاب کا ایک اسلامی حکومت کے ہاتھوں ضبط قرار دیا جانا انتہائی افسوسناک اور ناقابلِ فہم اقدام ہے۔ ہم نہایت دکھے ہوئے اور رنجیدہ دلوں کے ساتھ نہایت مؤدبانہ طور پر محترم حکومت مغربی پاکستان سے استدعا کرتے ہیں کہ اس غیر منصفانہ حکم کو واپس لیا جائے۔

(ممبران مجلس انصار اللہ ملتان چھاؤنی)

جماعتِ احمدیہ کوٹ لوتارڈ

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب موسومہ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کی خبر جماعت احمدیہ کوٹ لوتارڈ کے لئے انتہائی شدید صدمہ کا موجب ہوئی۔ یہ کتاب برصغیر کی عیسائی حکومت کے عہد میں آج سے ۶۶ سال قبل شائع ہوئی تھی۔ اس عیسائی حکومت کو تو اس میں کوئی بات بھی قابلِ اعتراض نظر نہ آئی کہ وہ اس کے خلاف وہ اقدام کرتی جو آج ایک مسلمان قومی حکومت نے کیا ہے۔

جماعت احمدیہ مطالبہ کرتی ہے کہ حکومت اپنے اس فیصلہ پر نظرِ ثانی کر کے ضبطی کے حکم کو فوراً واپس لے۔

سیکرٹری جماعت احمدیہ کوٹ لوتارڈ

مجلس خدام الاحمدیہ چک ۳۶۶

تحصیل لودھراں ضلع ملتان

ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ چک ۳۶۶ کو حکومتِ مغربی پاکستان کے بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کو ضبط کرنے پر سخت تکلیف اور رنج پہنچا ہے۔ ایسے اقدام سے یقیناً اسلام کو نقصان اور عیسائیت کو فائدہ ہوا ہے۔ ایک ایسی کتاب جو عیسائیت کے رد اور اسلام کی برتری کے مضمون پر مشتمل ہو اسے اسلامی حکومت کا ضبط کرنا ناقابلِ فہم امر ہے۔ عیسائی حکومت کے عہد میں یہ کتاب شائع ہوئی تھی لیکن کبھی اس حکومت نے اس پر ضبطی کی پابندی لگانے کے بارے میں نہیں سوچا تھا۔

ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ چک ۳۶۶ استدعا کرتے ہیں کہ اس کتاب پر سے ضبطی کی پابندی اٹھا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

ہم ہیں ممبران مجلس خدام الاحمدیہ
چک ۳۶۶ تحصیل لودھراں ضلع ملتان

جماعتِ احمدیہ بوریوالہ

ہم ممبران جماعت احمدیہ بوریوالہ ضلع ملتان نہایت ادب کے ساتھ حکومت پاکستان پر واضح کرتے ہیں کہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" نامی رسالہ کی ضبطی کے حکم نے ہمارے احساسات کو بُری طرح مجروح کیا ہے۔

لہٰذا ہم انصاف کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ اس حکم کو فوراً منسوخ فرمایا جائے۔

سیکرٹری جماعت احمدیہ بوریوالہ
ضلع ملتان

مجلس خدام الاحمدیہ چک ۳۴۴

تحصیل لودھراں ضلع ملتان

ہم ممبران مجلس خدام الاحمدیہ چک ۳۴۴ تحصیل لودھراں ضلع ملتان گزارش کرتے ہیں کہ حکومتِ مغربی پاکستان کے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کی کتاب موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے ضبط کرنے پر ہمارے دلوں کو انتہائی دکھ اور تکلیف پہنچی ہے۔

یہ کتاب اسلامی تعلیم کی برتری اور فضیلت کے اظہار کے لئے شائع ہوئی۔ یہ کتاب ایک عیسائی کے اسلام پر دیگر اعتراضات کا ایک تریاق ہے۔ عیسائی مذہب کے پراپیگنڈہ کو روکنے اور اسلام کی مدافعت کی خاطر ضروری ہے کہ کتاب مذکور پر سے ضبطی کا حکم منسوخ قرار دیا جائے۔

ہم ہیں ممبران مجلس خدام الاحمدیہ
چک ۳۴۴ تحصیل لودھراں ضلع ملتان

جماعتِ احمدیہ چک ۳۴۴

تحصیل لودھراں ضلع ملتان

ہم ممبران جماعتِ احمدیہ چک ۳۴۴ حکومتِ مغربی پاکستان کے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی کتاب کو ضبط کرنے کے اقدام پر انتہائی دکھ اور رنج کا اظہار کرتے ہیں۔

کتاب مذکور آج سے ۶۶ سال قبل انتہائی ہمدردانہ جذبات کے ساتھ ایک عیسائی کی کتاب کے جواب میں تصنیف کی گئی تھی اور اس وقت کی خود عیسائی حکومت نے اسے ضبط نہیں کیا۔ اب ایک اسلامی حکومت کے عہد میں اس کا ضبط کیا جانا قابلِ تشویش اور ناقابلِ فہم اقدام ہے۔

لہٰذا ہم ممبران جماعت احمدیہ چک ۳۴۴ دکھی دل کے ساتھ گزارش کرتے ہیں کہ ضبطی کے حکم کو واپس لیا جائے۔

ہم ہیں ممبران چک ۳۴۴
تحصیل لودھراں ضلع ملتان

جماعتِ احمدیہ جلّہ ارائیں

تحصیل لودھراں

ہم ممبران جماعتِ احمدیہ جلّہ ارائیں کو اس امر پر شدید صدمہ ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تصنیف موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے۔ حکومت مغربی پاکستان کا یہ اقدام اس لئے ناقابلِ فہم ہے کہ عیسائی حکومت جس کے عہد میں یہ کتاب شائع ہوئی تھی اس نے بھی اس پر ضبطی کی کسی قسم کی پابندی عائد نہیں کی تھی لیکن اب ایک اسلامی حکومت نے ایسا اقدام کر لیا ہے۔ کتاب مذکور اسلام کی شان اور فضیلت کے مضمون پر مشتمل ہے۔ اس کی ضبطی سے عیسائیت کو فائدہ اور اسلام کو نقصان پہنچا ہے۔ اس لئے ہم ممبران جماعت احمدیہ جلّہ ارائیں کی آپ سے استدعا ہے کہ اس پابندی کو جلد از جلد اٹھا کر ممنون فرمائیں۔

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ جلّہ ارائیں
تحصیل لودھراں ضلع ملتان

جماعتِ احمدیہ چک ۳۶۶

تحصیل لودھراں ضلع ملتان

ہم ممبران جماعت احمدیہ چک ۳۶۶ حکومتِ مغربی پاکستان کے اس اقدام پر انتہائی رنج کا اظہار کرتے ہیں کہ اس نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے۔

اس کتاب کا مضمون عیسائیت کے رد اور اسلام کی شان و فضیلت پر مشتمل ہے بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی تصانیف درحقیقت اسلام کے دفاع کے لئے ایک مضبوط قلعہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

کتاب مذکور کا ضبط کرنا دراصل اسلامی دفاعی قلعہ کی فصیل میں رخنہ پیدا کرنے کے مترادف ہے۔

ہم ممبران جماعت احمدیہ چک ۳۶۶ تحصیل لودھراں آپ سے مودبانہ گزارش کرتے ہیں کہ اس کتاب پر سے ضبطی کا حکم واپس لے کر ممنون فرمائیں۔

ممبران جماعت احمدیہ
چک ۳۶۶ تحصیل لودھراں ضلع ملتان

مجلس خدام الاحمدیہ

چک ۴۲۶ و چک ۴۳۰ ضلع لائلپور

"سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب" نامی کتاب کی ضبطی کے حکم نے ہمارے احساسات کو بری طرح مجروح کیا ہے لہٰذا ہم انصاف کے نام پر اپیل کرتے ہیں کہ اس حکم کو فوراً منسوخ فرمایا جاوے آپ کی بہت بہت مہربانی ہوگی

مجلس خدام الاحمدیہ چک ۴۲۶ و چک ۴۳۰
ضلع لائلپور

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

ضبط شدہ کتاب ہمارے نزدیک ایک مقدس دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے

حکومتِ مغربی پاکستان کے اقدام کے خلاف جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان کی احتجاجی قراردادیں

جماعتِ احمدیہ ڈھاکہ

ڈھاکہ (بذریعہ ڈاک)۔ جماعت احمدیہ ڈھاکہ کا ایک اجلاس مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۶۳ء کو نماز جمعہ کے بعد "دار التبلیغ" میں منعقد ہوا۔ جس میں حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم پر غور کیا گیا۔ جس کے تحت کتاب موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کی گئی ہے۔

اجلاس نے محسوس کیا کہ حکومت مغربی پاکستان کا اقدام نہایت غیر ذمہ دارانہ اور غلط مشورہ پر مبنی ہے۔ فیصلہ کیا گیا کہ اس اقدام کے خلاف نہایت درجہ ناپسندیدگی کے جذبات حکومت مغربی پاکستان تک پہنچائے جائیں۔ یہ امر واضح کیا گیا کہ ہم کتابچہ مذکورہ کو ایک مقدس دستاویز سمجھتے ہیں جو ہمارے نزدیک نہایت درجہ واجب التعظیم اور لائق صد احترام ہے۔ اس کی ضبطی دنیا بھر کے احمدیوں کے انتہائی نازک جذبات کو مجروح کرنے کے مترادف ہے۔

مزید برآں اجلاس میں اس امر پر حیرت کا اظہار کیا گیا کہ پاکستان کی اسلامی حکومت نے ایک ایسی کتاب کو قابل اعتراض ٹھہرایا ہے جو اسلام کے دفاع میں لکھی گئی تھی اور جو برصغیر میں عیسائیوں کے دور اقتدار میں پچاس سال تک کسی قسم کی فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کئے بغیر شائع ہوتی رہی۔ حکومت مغربی پاکستان کا کوتاہ نظری پر مبنی ایسا اقدام اس امر کا آئینہ دار ہے کہ روحانی اقدار مدھم ہوتی جا رہی ہیں۔

اجلاس میں دعا کی گئی۔ خدا تعالےٰ حکومتِ مغربی پاکستان کے دل کو کھولے اور اسے توفیق عطا فرمائے کہ وہ اس ناروا اقدام کی تلافی کرے۔

(سیکرٹری امور عامہ۔ جماعتِ احمدیہ ڈھاکہ)

مجلس انصار اللہ ڈھاکہ

مجلس انصار اللہ ڈھاکہ اپنے اجلاس منعقدہ ۱۷ مئی ۱۹۶۳ء بوقت ۲ بجے بعد دوپہر متفقہ طور پر حسب ذیل قرارداد منظور کی:۔

"مجلس انصار اللہ ڈھاکہ کے ممبران کا یہ اجلاس حکومتِ مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف جس کی رو سے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریر فرمودہ کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی گئی ہے انتہائی ناپسندیدگی اور غم و اندوہ کا اظہار کرتا ہے۔

حکومت مغربی پاکستان جو اسلام کی حفاظت کا دم بھرتی ہے اس کا نا سمجھی پر مبنی یہ اقدام بلاشبہ سیلاب کے ان دروازوں کو کھولنے پر منتج ہوگا۔ جن کی وجہ سے مخالفین اسلام کو پاکستان میں اپنی مخالفانہ سرگرمیوں کو تیز تر کرنے کی کھلی چھٹی مل جائے گی۔ مزید برآں یہ امر غمناک طور پر تعجب انگیز ہے کہ ایک مسلمان حکومت ایسا اقدام کرے جو اسلام کے بطل جلیل کی طرف سے اس کی اشاعت کے بعد اپنے پچاس سالہ دور حکومت میں ایک غیر ملکی عیسائی حکومت نے اس کی اشاعت کے بعد اپنے پچاس سالہ دورِ حکومت میں ایک غیر ملکی عیسائی حکومت نے قطعاً ضروری خیال نہ کیا۔ جماعت احمدیہ کا ہر فرد اس اقدام کو اپنے مذہبی معاملات میں ناروا مداخلت سمجھتا ہے۔

لہذا مجلس انصار اللہ ڈھاکہ حکومتِ مغربی پاکستان سے پُرزور مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اپنے حکم کو واپس لے کر اس امر کا موقع دے کہ یہ کتاب اسی طرح خدمت اسلام کا فریضہ ادا کرتی چلی جائے۔ جس طرح ماضی میں عرصہ دراز تک یہ کسی کے جذبات کو کوئی گزند پہنچائے بغیر بہت خوبی اور عمدگی کے ساتھ کرتی رہی ہے۔"

(زعیم مجلس انصار اللہ ڈھاکہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ڈھاکہ

ڈھاکہ (بذریعہ ڈاک) کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی سے متعلق حکومت مغربی پاکستان کے حکم سے پیدا شدہ صورتِ حال پر غور کرنے کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ ڈھاکہ کا ایک اجلاس مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۶۳ء کو منعقد ہوا۔

خدام الاحمدیہ نے حکومت مغربی پاکستان کے اقدام پر انتہائی ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ ان کے نزدیک یہ اقدام سراسر غلط مشورہ پر مبنی اور ناروا ہے۔ اس اقدام نے ملک کے طول و عرض میں لاکھوں احمدیوں کے جذبات کو مجروح کر کے دکھ دیا ہے۔ انہوں نے اس اقدام کو تبلیغ اسلام کی عالمگیر مہم میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش سے تعبیر کیا۔

انہوں نے اس امر پر اور بھی زیادہ افسوس اور صدمہ کا اظہار کیا کہ حکومت مغربی پاکستان نے ایک ایسی کتاب کو ضبط کرنا ضروری خیال کیا جو عیسائیوں کی بدظنیوں اور ان کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے لکھی گئی تھی اور جسے برصغیر کی عیسائی حکومت پچاس سال تک برداشت کرتی رہی تھی اور اسے اس میں کوئی بات بھی قابل اعتراض نظر نہ آئی تھی۔

خدام نے حکومت مغربی پاکستان سے درخواست کی کہ وہ اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرے نیز اللہ تعالےٰ کے حضور دعا کی کہ اللہ تعالےٰ حکومت کی رہنمائی فرمائے اور وہ کتاب کی ضبطی کا حکم واپس لے لے

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ ڈھاکہ)

مجلس خدام الاحمدیہ چٹاگانگ :۔

ممبران مجلس خدام الاحمدیہ ضلع چاٹگام ایک خصوصی میٹنگ میں نہایت ادب کے ساتھ حکومت مغربی پاکستان پر واضح کرتے ہیں کہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" نامی کتاب کی ضبطی کے حکم نے ہمارے احساسات اور جذبات کو بری طرح مجروح کیا ہے جملہ ممبران اس بات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ حکومت فوراً اپنے فیصلہ پر نظر ثانی کرے اور اس ناواجب پابندی کو دور کرے جبکہ اس کتاب میں قرآن کریم کی رو سے عیسائیت پر اسلام کی فوقیت ثابت کی گئی ہے اور عیسائی مذہب کا بطلان ثابت کیا گیا ہے۔ اور جبکہ موجودہ دور میں پاکستان میں عیسائیوں مشنریوں کی تبلیغی سرگرمیوں سے مسلمان پریشان ہیں ایسے وقت میں اس کتاب کی اشاعت کی اور بھی اشد ضرورت ہے۔

حکومت مغربی پاکستان کی یہ کارروائی اور بھی ناجائز اور تعجب خیز ہوتی معلوم ہوتی ہے جبکہ اس کتاب کی اشاعت آج تقریباً ۶۶ سال کا عرصہ گزرتا ہے اس عرصہ میں عیسائی حکومت آئی اور گئی اور یہ کتاب ان کے مذہب کے خلاف تھی مگر اس نے اس کو دل آزار یا قابل اعتراض قرار نہ دیا۔ اسی طرح آج پاکستان کو وجود میں آئے ہوئے ۱۶ سال کا عرصہ گزرتا ہے مگر کسی بھی حکومت نے اس کو خلاف قانون نہ گردانا پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ موجودہ حکومتِ مغربی پاکستان نے اس کو کس بنا پر خلاف قانون ٹھہرایا ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ بلاتاخیر اس حکم کو واپس لے کر ایسی مفید اور اشد ضروری کتاب کی اشاعت کو بحال کرے

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ چٹاگانگ)

جماعت احمدیہ نارائن گنج :۔

جماعت احمدیہ نارائن گنج (مشرقی پاکستان) کے ممبران حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم کے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہیں جس کے تحت ہمارے پیارے اور مقدس امام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی گئی ہے وہ اسے اپنے اس بنیادی مذہبی حق میں ناروا مداخلت تصور کرتے ہیں کہ وہ اپنے مقدس امام کی کتب کو اپنے پاس رکھیں اور ان کا مطالعہ کر کے ان سے نور و ہدایت حاصل کریں۔

یہ کتاب اسلام اور ہادی اسلام آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تائید و حمایت اور آپ کی بلند شان کو آشکار کرنے کے لئے لکھی گئی تھی یہ بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ ایک اسلامی ملک کی حکومت اس کتاب کو ضبط کرے جو ہمارے عظیم الشان مذہب یعنی اسلام اور ہمارے افضل الرسل حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مخالفین کے اعتراضوں کا رد پیش کرتی ہے

یہ بہت عجیب بات ہے کہ مقدس بانی سلسلہ احمدیہ جو انیسویں صدی کے نصف آخر میں عیسائیوں کے جارحانہ پراپیگنڈا کے تاریک ایام میں اسلام کے ایک فتح نصیب جرنیل کے طور پر خدمات بجا لاتے رہے ان کی ان عظیم الشان خدمات کا صلہ اس طور سے ادا کیا جائے العجب ثم العجب!

حکومت کے اس حکم نے ایک ایسی مذہبی جماعت کے جذبات کو بری طرح مجروح کیا ہے جس کی تمام تر ساعی دنیا میں اسلام کی سربلندی اور قیام امن کے لئے وقف ہیں اور جس کی امن پسندی اور قانون کی پابندی کا ریکارڈ بہت شاندار اور مشہور و معروف ہے۔

لہذا ہم انصاف کے نام پر حکومت سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ازراہ نوازش اپنے اس اقدام پر نظر ثانی کرے اور ضبطی کے حکم کو فوری طور پر واپس لے لے۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ نارائن گنج)

جماعت احمدیہ رتوچھ ضلع جہلم

صوبائی حکومت کا یہ اقدام غیر دانشمندانہ اور غیر منصفانہ ہے یہ کتاب عیسائیت کے رد میں اور اسلام اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھی گئی ہے اور پھر آج نہیں بلکہ ستر سال قبل لکھی گئی تھی براہ کرم فوراً اپنے حکم کو منسوخ فرمائیں

جماعت احمدیہ رتوچھ تحصیل پنڈدادنخان ضلع جہلم

جماعت احمدیہ $\frac{۳۷۳}{E.B}$ منٹگمری

عجیب بات یہ ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے ایک ایسی کتاب "جو سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب پر مشتمل ہے اس لئے ضبط کرلی ہے کہ اس سے منافرت پھیلنے کا خطرہ ہے یہ کتاب ۵۰ سال سے کئی بار شائع ہوئی ہے اور کسی نے اس کو قابل اعتراض نہ کہا۔

مہربانی کرکے اس حکم پر نظر ثانی کرکے اس کو منسوخ کردیا جائے۔

(ممبر..... احمدیہ ۳۷۳/EB منٹگمری)

جماعت احمدیہ چک $\frac{۱۴۴}{P}$ ضلع رحیم یارخان

جماعت احمدیہ چک $\frac{۱۴۴}{P}$ حکومت مغربی پاکستان کے اس حکم پر شدید احتجاج کرتی ہے جس کی رو سے اس نے بانیٔ جماعت احمدیہ کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" بحق سرکار ضبط کرلی ہے ہم میں سے ہر ایک کو اس حکم پر شدید کرب درنج پہنچا ہے ہمیں اپنے پیارے امام کی تحریرات پڑھنے سے قانوناً روکا گیا ہے!

اس وقت عیسائیت کے توڑ کے لئے ایسے لٹریچر کی اشد ضرورت ہے جس سے صلیبی فتنہ کے شہر کو پاش پاش کیا جا سکے اس لئے ہم ممبران جماعت احمدیہ چک $\frac{۱۴۴}{P}$ حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس غیر منصفانہ حکم کو واپس لے کر اسلام دوستی کا ثبوت دے۔

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک $\frac{۱۴۴}{P}$ رحیم یار خان

جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی سرگودھا

یہ غیر معمولی اجلاس اس بات پر احتجاج کرتا ہے کہ حکومت نے کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ضبط کرکے ہمارے دلوں کو سخت مجروح کیا ہے۔

ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے اس فیصلہ پر نظر ثانی کرکے اسے منسوخ کرنے کا فیصلہ کرے

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۹ شمالی سرگودھا۔

جماعت احمدیہ کماس۔ ضلع لاہور

رسالہ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی پر جماعت احمدیہ کماس گہرے رنج و غم کا اظہار کرتی ہے اور حکومت پاکستان سے احتجاج کرتی ہے۔

ہم افسران بالا دستبستہ آداب سے التماس کرتے ہیں کہ ضبطی کتاب کا حکم واپس لیا جائے

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ کماس باکستہ دالے ذیلدار ضلع لاہور۔

جماعت احمدیہ شیخوپورہ

ہم ممبران جماعت احمدیہ شیخوپورہ تحصیل لودھراں ضلع ملتان اس امر پر انتہائی دکھ اور رنج کا اظہار کرتے ہیں کہ حکومت مغربی پاکستان نے سیدنا حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب موسومہ "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کرلی ہے۔

کتاب مذکور آج سے ۶۶ برس قبل اس وقت شائع ہوئی تھی جب کہ انگریز عیسائی حکومت برسر اقتدار تھی۔ خود اس حکومت کو بھی اس کتاب میں کوئی ایسی قابل اعتراض بات نظر نہ آئی کہ ضبطی کا حکم عاید کرتی ہے لیکن اب ایک اسلامی حکومت کا اسے ضبط کرنا یقیناً قابل حیرت ہے۔

مؤدبانہ التماس ہے کہ اس کتاب پر سے ضبطی کی پابندی جلد از جلد اٹھائی جائے۔

ہم ہیں ممبران جماعت احمدیہ شیخوپورہ تحصیل لودھراں ملتان۔

جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ ب

جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ ب کا یہ ہنگامی اجلاس جس میں مرد و زن چھوٹے بڑے سب شامل ہیں، حکومت کے اس بے موقعہ غیر منصفانہ اور غیر دانشمندانہ فیصلہ کے خلاف اپنے دلی غم و الم کا اظہار کرتی ہے جو اس نے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطی کے متعلق کیا ہے۔

اس فیصلہ سے جماعت احمدیہ کے لاکھوں لاکھ مخلصین کے جذبات مجروح ہوئے ہیں یہ کتاب ہرگز مذہبی منافرت نہیں پھیلاتی اگر یہ عذر حقیقت پر مبنی ہوتا تو عیسائی حکومت اپنے زمانہ میں اس کو ضبط کرتی۔ خود مسائل یا عیسائی مناد اور پادری اس کے خلاف آواز اٹھاتے لیکن عیسائی حکومت نے نصف صدی تک ایسا کوئی غیر دانشمندانہ قدم نہیں اٹھایا اور اب ایک بڑی اسلامی مملکت کا ایسا فعل نہایت افسوسناک ہے

لہٰذا ہم ممبران جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ ب بالاتفاق مطالبہ کرتے ہیں کہ فیصلہ کو بلا توقف واپس لے لیا جائے۔

بشیر احمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۹۶ گ ب

جماعت احمدیہ بھکر ضلع میانوالی۔

مورخہ ۱۰ مئی ۶۳ء کو ایک خاص اجلاس ہوا۔ جس میں بانی سلسلہ احمدیہ کی جلیل القدر اور بے نظیر تصنیف "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کی ضبطگی پر سخت احتجاج کیا گیا۔

جماعت احمدیہ بھکر حکومت کے اس غیر دانشمندانہ نامنصفانہ رویئے پر نہایت دلی رنج اور صدمہ کا اظہار کرتی ہے نیز حکومت سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اپنے احکام واپس لے کر ہمارے دلوں کے اضطراب اور بے چینی کو دور کرنے کا موقعہ بخشے

ممبران جماعت احمدیہ۔ بھکر۔

جماعت احمدیہ کسراں تحصیل پنڈی گھیب ضلع اٹک

یہ خبر پڑھ کر جماعت احمدیہ کسراں کے ہر فرد کو سخت صدمہ۔ قلق اور تشویش ہوئی کہ حکومت مغربی پاکستان نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب بانیٔ جماعت احمدیہ کی تصنیف سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ضبط کرلی ہے یہ کتاب ۶۰ سال سے اسلام کی ترقی۔ شان اور عظمت بلند کر رہی ہے عیسائی دور حکومت میں اس کے کئی ایڈیشن چھپے اور تقسیم ہوئے آج اس قدر عرصہ گذر جانے کے بعد مسلمان حکومت کا اس کو ضبط کرلینا بعید از انصاف ہے۔ جماعت احمدیہ ادب و احترام سے حکومت مغربی پاکستان سے ملتجی ہے کہ وہ اس حکم کو جلد منسوخ فرمائے۔ (پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کسراں)

چندہ مستورات

مستورات کے چندہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد یہ ہے کہ:۔

"آئندہ مردوں کے علاوہ مستورات سے بھی پوری شرح سے چندہ وصول کیا جائے۔ جنہیں کوئی آمدنی ہوتی ہو۔ خواہ خاوند کی طرف سے ان کے جیب خرچ کی صورت ہو یا کسی اور ذریعہ سے۔ ان کے علاوہ دوسری مستورات کے متعلق کوئی شرح مقرر نہ ہوگی۔ بلکہ عام طور پر تحریک کی جائیگی کہ وہ بھی حسب حالات اور حسب حیثیت چندہ میں حصہ لیں۔" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۲ء)

پس جن خواتین کی اپنی ذاتی آمد ہو اُن کا چندہ مد "حصہ آمد" میں جمع ہوگا۔ اگر وہ موصیہ ہوں ورنہ "چندہ عام" کی مد میں اور ایسی تمام خواتین کو مقامی جماعتوں کے بجٹوں میں شامل کیا جائے۔ لیکن جو خواتین کی علیحدہ ذاتی آمد نہ ہو وہ حضور کے مذکورہ ارشاد کے ماتحت حسب حالات اور حسب حیثیت جو چندہ ادا کریں۔ وہ رقوم مد "مستورات" میں جمع کرائی جائیں۔ یہ تمام رقوم مقامی جماعت کی وساطت سے بھجوانی چاہئیں۔ بے شک جہاں جہاں لجنات اماء اللہ قائم ہیں وہاں لجنات کے ذریعہ مستورات سے چندہ وصول کیا جائے۔ لیکن لجنات کو چاہیئے کہ وہ یہ چندہ اپنی مرکزی لجنات کی معرفت نہ بھجوایا کریں۔ بلکہ ہر لجنہ اپنی مقامی جماعت کی معرفت یہ رقم بھجوایا کرے۔ اس بارہ میں صدر انجمن احمدیہ کا قاعدہ یہ ہے

"(۲۴۸) جو چندے وغیرہ کوئی مقامی لجنہ مرکزی اغراض کے ماتحت وصول کرے ان کے متعلق اس کا فرض ہوگا کہ انہیں جلد تر مقامی انجمن کے ذریعہ مرکز میں ارسال کردے اور اسے حق نہ ہوگا کہ ان میں سے کوئی رقم بلا اجازت صدر انجمن احمدیہ مقامی اغراض میں خرچ کرے۔ البتہ مقامی ضروریات کے لئے لجنہ کو اختیار ہوگا کہ ناظر بیت المال کی تحریری منظوری سے مقامی خواتین الگ چندہ کرے مگر ضروری ہوگا کہ ایسے چندے کا اثر مرکزی چندوں پر نہ پڑے۔" (ناظر بیت المال)

قیادت ایثار اور زعماء کرام انصار اللہ

ماہوار رپورٹوں کے جائزہ لینے پر معلوم ہوا ہے کہ مجالس کا ایک حصہ "قیادت ایثار" کے شعبہ کی طرف کما حقہ توجہ نہیں دے رہا حالانکہ موجودہ زمانہ اور قضاء مقتضی ہے کہ اس طرف زیادہ سے زیادہ توجہ دی جائے۔ لہذا میری استدعا ہے کہ اس طرف خود توجہ کی جائے اور مرکز کی طرف سے جاری کردہ سالانہ ہدایات کی روشنی میں ایک معین پروگرام بنا کر اس سلسلہ میں کام کیا جائے اور اپنی مساعی کا ماہوار رپورٹوں میں باقاعدہ اندراج کیا جائے تا کہ مرکز کو رفتار ترقی کا علم ہوتا رہے۔ جزاکم اللہ!

(نائب قائد ایثار مرکزیہ)

ہمارے وکلاء۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت اقدس فضل عمر المصلح الموعود ایدہ الودود تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے وکلاء ڈاکٹر اور پیشہ ور حضرات کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"پیشہ ور لوگ یعنی وکلاء۔ ڈاکٹر اور کنٹریکٹر وغیرہ پہلے اپنے گذشتہ سال کی آمد معین کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال کی آمد میں جو زیادتی ہو۔ اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی مسجد فنڈ میں ادا کیا کریں۔"

اللہ تعالےٰ ہمارے وکلاء۔ ڈاکٹر اور پیشہ ور حضرات کے اموال میں اس قدر برکت ڈالے کہ اس کی راہ میں بڑھ چڑھ کر اپنے عزیز مال کو خرچ کرکے اس کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنے والے ہوں۔

(وکیل المال تحریک جدید)

یہ امر باعث افسوس ہے کہ حکومت نے ایک ایسی کتاب کو ضبط کیا ہے جو عیسائی پادریوں کے خلاف اسلام اور آنحضرت صلعم کے دفاع میں لکھی گئی تھی

حکومت کے اس ناروا اقدام کی کوئی وجہ جواز موجود نہیں

مغربی پاکستان اسمبلی کے دو مقتدر اراکین جناب احمد خاں اور جناب سیف اللہ تارڑ کے مکتوب

مغربی پاکستان اسمبلی کے مزید دو اراکین جناب احمد خاں صاحب اور جناب سیف اللہ تارڑ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب کی ضبطی کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ حکومت نے ایک ایسی کتاب کو ضبط کیا ہے جو عیسائی پادریوں کے حملوں کے خلاف اسلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں لکھی گئی تھی نیز انھوں نے زور دیا ہے کہ حکومت کے اس ناروا اقدام کی کوئی وجہ جواز موجود نہیں ہے انھوں نے اس ضمن میں صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اور گورنر مغربی پاکستان جناب ملک امیر محمد خان کی خدمت میں حسب ذیل احتجاجی مکتوب ارسال کئے ہیں :-

جناب خان احمد خان صاحب ممبر پراونشل اسمبلی دھڑانوالہ ضلع لائل پور)

جناب عالی ! یہ امر باعث افسوس ہے کہ حکومت نے جماعت احمدیہ کے بانی مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" ضبط کر لی ہے یہ کتاب اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں اس لئے لکھی گئی تھی کہ اسلام کے خلاف عیسائی مشنریوں کے شدید حملوں کو رد کا اور ان کا سدباب کیا جا سکے ہم دیکھتے ہیں کہ برطانوی حکومت کے ۹۰ سالہ دور میں اس پر کوئی اعتراض نہ ہوا نہ اس کی اشاعت پر کوئی نوٹس لیا گیا اندریں حالات التماس ہے کہ حکومت اس کتاب کی ضبطی کے حکم پر نظر ثانی کرے

دستخط احمد خان ایم پی اے دھڑانوالہ

جناب سیف اللہ خاں صاحب تارڑ ممبر پراونشل اسمبلی (حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

"سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" نامی کتاب بلا وجہ ضبط کی گئی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے نوٹس میں یہ معاملہ اب تک نہیں لایا گیا حالانکہ ہر روز سارے اخبارات میں احتجاجی مراسلے شائع ہو رہے ہیں یہ کتاب پچاس برس سے شائع ہو رہی ہے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے عیسائی ممالک میں بھی اسے بکثرت پھیلایا گیا ہے انگریز کی عیسائی حکومت نے اور نہ ہی بیرونی عیسائی حکومتوں نے اس پر کبھی کوئی اعتراض کیا ہے۔ اب فوری طور پر اس کتاب کی ضبطی ایک ایسا معاملہ ہے جو یکسر سمجھ سے بالا ہے۔"

آپ کا مخلص سیف اللہ خاں تارڑ۔ ایم پی اے۔ حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ)

افریقہ میں اسلام کی پیش قدمی

(بقیہ صفحہ اول)

گراہمز ٹاؤن کے ایک استاد مسٹر اے کے گراہم کے بیان کے بموجب توقع یہ ہے کہ عنقریب اشاعت اسلام کی یہ رفتار اور بھی زیادہ تیز ہو جائے گی۔ مسٹر گراہم نے خبردار کیا ہے کہ بہت سے مبصرین کی رائے یہ ہے کہ اگر عیسائیت نے خطرہ کا پورے طور پر احساس نہ کیا تو اسلام بآسانی سارے افریقہ کا مذہب بن جائے گا انھوں نے کہا بیسویں صدی کا سب سے اہم اور تعجب خیز امر وہ مخصوص اسلام ہے جو حیات نو سے ہمکنار ہونے کے علاوہ اپنی ذات میں جارحانہ نوعیت کا حامل ہے اور یہی وہ اسلام ہے جو بیداری سے ہمکنار ہونے والے افریقہ میں جنگل کی آگ کی طرح پھیلتا جا رہا ہے۔"

(ممباسہ ٹائمز مورخہ ۲۱ جون ۱۹۶۲ء)

جماعت احمدیہ سنگاپور کا احتجاجی مکتوب

(بقیہ صفحہ اول)

مددگار نہ ہوگا۔

جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ یقیناً تین میں سے ایک ہے وہ یقیناً کافر ہو گئے۔ اور سوائے ایک معبود کے کوئی دوسرا معبود نہیں اور جو کچھ وہ کہتے ہیں اگر وہ اس سے باز نہ آئے تو ان میں سے جنھوں نے کفر اختیار کیا ہے انہیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔"

(المائدہ آیات ۷۳، ۷۴)

اندریں حالات ایسی تحریرات کو ضبط کرنے کے نتیجہ میں جنہیں دنیا بھر کے لاکھوں احمدی نہایت مقدس اور واجب التعظیم سمجھتے ہیں اس خطرہ کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا کہ ایک دن ایسا بھی آ سکتا ہے جب بعض جنونی قسم کے کٹر مسیحی اس مطالبہ پر اتر آئیں کہ ہم مسلمانوں کی سب سے زیادہ مقدس اور سب سے زیادہ پیاری اور عزیز کتاب یعنی قرآن مجید کو (نعوذ باللہ) ضبط کیا جائے کیونکہ ان کے نظریہ کے مطابق اس کی بعض آیات ہی نہیں بلکہ بعض سورتیں ایسی ہیں جن سے مسلمانوں اور عیسائیوں میں نا روا منافرت اور مخاصمت کے جذبات پیدا ہونے کا امکان ہے — مزید برآں جب کتاب مذکور کی وجہ سے ۷۰ سال کے طویل عرصہ میں دنیا کے کسی حصہ میں بھی نقض امن کی کبھی کوئی صورت پیدا نہیں ہوئی تو یہ بات فہم سے بالا ہے کہ اب اس زمانے میں اس کی وجہ سے منافرت پھیلنے کا امکان ہو

لہٰذا ہم نہایت درجہ ادب و احترام کے ساتھ جناب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ آپ اس معاملہ میں مداخلت فرما کر حکومت مغربی پاکستان پر زور دیں کہ وہ مذکورہ کتاب کی ضبطی کے حکم کو منسوخ اور کالعدم قرار دے۔"

ہم ہیں جناب کے تابعدار

پریذیڈنٹ و سیکرٹری جماعت احمدیہ سنگاپور

درخواست دعا

مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی کی طبیعت ۲۲ مئی کی شب کو اچانک اسہال کی تکلیف شروع ہو جانے کے باعث بہت زیادہ ناساز ہو گئی تھی اب طبیعت پہلے سے بہتر ہے لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت آپ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کریں